



4920CH05

نواب مرزا خاں داغ دہلوی

(1905 – 1831)

مرزا خاں نام، داغ تخلص تھا۔ نواب شمس الدین احمد خان رئیس لوہارو کے بیٹے تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے، لال قلعے میں پرورش پائی۔ ذوق کے شاگرد تھے۔ 1857 کے بعد رام پور چلے گئے۔ 1888 میں حیدرآباد پہنچے۔ میر محبوب علی خاں آصف جاہ اُن کے شاگرد ہوئے۔ انھوں نے اپنے استاد داغ دہلوی کو 'ناظم یار جنگ'، 'دبیر الدولہ'، 'فصح الملک' کا خطاب عطا کیا اور گراں قدر وظيفہ مقرر کیا۔ آخر دم تک عزت و وقار کی زندگی بسر کی۔ کلام کے مجموعے 'گلزارِ داغ'، 'آفتابِ داغ'، 'فریادِ داغ'، 'مہتابِ داغ' اور 'یادگارِ داغ' شائع ہو چکے ہیں۔

داغ کو دہلی کی زبان اور محاورے پر قدرت حاصل تھی۔ وہ روزمرہ کے استعمال کا خاص سلیقہ رکھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اردو زبان کی باریکیوں کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ داغ کی زبان دانی کا دبدبہ اتنا تھا کہ اس زمانے کے بہت سے شاعروں نے ان سے اصلاح لی۔ علامہ اقبال نے بھی اپنا ابتدائی کلام داغ کو دکھایا تھا اور داغ سے اس تعلق پر فخر کرتے تھے۔ زبان کے مزے اور بیان کی شوخی کے لحاظ سے داغ ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔